Review Journal of Social Psychology & Social Works

http://socialworksreview.com

ISSN-E: 3006-4724 Volume 3

ISSN-P: 3006-4716 Issue: 3 (July - September, 2025)

The Authentication and Referential Status of Hadith in Tafsir Mazhari: An Analytical Study of the Initial Ruku of Surah Ha Meem al-Sajdah

تفسیر مظہری میں احادیث کی تخریج واسنادی حیثیت: سورۃ حم السجدہ کے ابتدائی رکوع کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Saeed Ur Rahmanm[1], Dr. Muhammad Azizullah[2]

1. Lecturer IBMS, The University of Agriculture Peshawar. Email: msaeedkhalil@gmail.com
2. Assistant professor Islamic Studies UET Peshawar, Email: aziz.ullah@uetpeshawar.educate.pk

Abstract:

Tafsir Mazhari is considered one of the authoritative and respected Qur'anic commentaries from the Indian subcontinent. Its author, Qazi Sanaullah Panipati gives special prominence to Hadith as a foundational source in interpreting the Qur'an. His method combines simplicity in expression with depth in scholarship, particularly in his use of prophetic traditions to support exegetical arguments. This paper presents a critical and analytical study of the first 10 verses (Ruku 1) of Surah Ha Meem al-Sajdah (Fussilat) in Tafsir Mazhari, focusing specifically on the Five (5) hadiths cited in this portion. The study includes:Verification of sources through reference to primary hadith collections (e.g., Sahih, Sunan, Musnad, and Mu'jam), Assessment of the authenticity of each narration based on the judgments of classical hadith scholars, Contextual analysis of how each hadith aligns with the corresponding verse, And a discussion of the exegetical relevance of each hadith within the commentary. This research highlights Tafsir Mazhari's methodological rigor in incorporating hadith literature and showcases the careful balance the author maintains between narrative authority and interpretive clarity. The findings reveal that most of the hadiths quoted are traced to reliable sources, with many classified as Sahih or Hasan, while a few are Da'if or non-Marfu' (non-prophetic in chain), yet cited with scholarly awareness and appropriate contextual usage.Ultimately, the paper underscores the strong interconnection between Qur'anic exegesis and hadith sciences, especially in the scholarly tradition of the Indian subcontinent, and offers a model for methodical hadith analysis within tafsir literature.

Keywords: Hadith and Tafsir, Hadith-Based Methodology, Qur'anic and Hadith Sciences, Exegetical Sources and References.

تعارف(Introduction):

تفسیر مظہری، علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (متوفی 1225ھ) کی تصنیف ہے جو برصغیر میں قرآن فہمی کے ایک مستقل مکتبِ فکر کی نمائندہ ہے۔ اس تفسیر میں مفسر نے احادیث نبویؐ سے استدلال کو گہری اہمیت دی ہے، بالخصوص اخلاقی، دعوتی اور ایمانی نکات میں۔ زیرِ نظر مقالے میں سورۃ حم السجدہ (فصلت) کی ابتدائی آیات یعنی پہلے رکوع (آیات 1 تا 10) کے تحت مذکور چودہ (5) احادیث نبویہ کا تخریجی، اسنادی اور تفسیری مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیقی مقاصد(Research Objectives):

اس تحقیقی کوشش کا مقصد یہ جانچنا ہے کہ؛

1. مفسر ان احادیث کو کس اسلوب سے استعمال کرتا ہے؟
2. کس مقصد اور طریقہ سے استعمال کرتا ہے؟
3. کیا ان کی اسنادی حیثیت جدید اصولِ حدیث کے مطابق معتبر ہے یا نہیں؟

تحقیقی طریقہ کار(Research Methodology):

- تفسیر مظہری سے سورۃ حم السجدہ کی تفسیر کے تمام مقامات کا جائزہ لیا گیا۔
- ہر مقام پر وارد حدیث کو نقل کیا گیا۔
- حدیث کی تخریج کے لیے صحاح ستہ، مسانید، سنن، اور دیگر معتمد کتبِ حدیث سے رجوع کیا گیا۔
- اسناد کی صحت کے لیے ائمہ جرح وتعدیل کی آراء، اور کتب رجال سے مدد لی گئی۔
- مفسر کے حدیث کے استعمال کا مقصد، سیاق، اور مدلول کو واضح کیا گیا۔

دائرہ کار(Scope):

آیات: 1 تا 10

رکوع: پہلا رکوع

تعداد احادیث: 5

ہر حدیث کی تخریج، اسناد، درجہ، اور تفسیری سیاق میں تجزیہ

احادیث کا تجزیاتی مطالعہ:

(1)

آیت: "حم ۝ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ"[1]

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "مجھے طٰہ، اور وہ سورتیں جو طٰسم سے شروع ہوتی ہیں، اور وہ سورتیں جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں، موسیٰؑ کی تختیوں سے عطا کی گئی ہیں۔"[2]

تخریج:

اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔[3] نیز امام بیہقی نے السنن الکبریٰ[4] اور شعب الایمان[5] میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے طریق سے بیان کیا ہے۔

اسنادی حیثیت:

امام حاکم نے اس کو "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔ تاہم علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد[6] میں اس کی سند پر کلام کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں بعض رواۃ پر ضعیف ہونے کا احتمال موجود ہے۔

تفسیر میں استعمال:

مفسر علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اس حدیث کو سورۃ حم السجدہ کی ابتداء میں بطورِ فضیلتِ سور و قرآنی نظم کے استشہاد کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں، سابقہ صحیفۂ موسوی کا حصہ ہونے کے ناطے ان کی شان میں رفعت رکھتی ہیں۔ یہ حدیث قرآن کے نظم اور بعض سورتوں کی معنوی وحدت پر روشنی ڈالتی ہے۔

(2)

آیت:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ"[7]

حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بندہ اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہو، پھر وہ بیمار ہو جائے تو اس پر جو فرشتہ مقرر ہے، اسے کہا جاتا ہے: اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھتا رہ جیسا وہ صحت کے زمانے میں کرتا تھا، یہاں تک کہ وہ اس بیماری سے نجات پا لے۔"[8]

تخریج:

اس حدیث کو امام بغویؒ نے شرح السنۃ اور تفسیر بغوی میں روایت کیا ہے۔[9]

اسنادی حیثیت:

علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے،[10] جو اس کے درایتی و فقہی وزن کو مزید مستحکم کرتا ہے۔

آیت سے تعلق:

آیتِ کریمہ میں مومنوں کے لیے "اجر غیر ممنون" یعنی نہ ختم ہونے والا، نہ روکا جانے والا ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ حدیث اسی مضمون کی عمیق تشریح فراہم کرتی ہے کہ اگر کوئی بندہ بیماری کے باعث عمل کرنے سے قاصر ہو جائے تو بھی اسے اُس عمل کا ثواب ملتا رہتا ہے جو وہ تندرستی کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔

تفسیر میں استعمال:

مفسرین نے اس حدیث کو آیت کے تحت اس بات کی وضاحت کے لیے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کا حساب نیت اور عادت کی بنیاد پر بھی کرتا ہے، نہ کہ صرف عملی ظہور پر۔

یہ حدیث اللہ کی رحمت، عدل اور مومن کے مقام کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ بندہ جو نیت اور استقامت سے عبادت کرتا ہے، وقتی معذوری کی وجہ سے اجر سے محروم نہیں ہوتا۔

نتیجہ:

یہ حدیث نہ صرف آیت 8 کی تفسیر کو تقویت دیتی ہے بلکہ اسلامی تصورِ اجر و ثواب میں ایک گہرائی پیدا کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایمان اور نیکی کی راہ میں وقتی رکاوٹیں، مومن کو اس کے دائمی اجر سے محروم نہیں کرتیں۔

(3)

آیت:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ"[11]

حدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مسلمان بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس کے لیے وہی عمل لکھا جاتا ہے، جس طرح وہ صحت اور اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔"[12]

تخریج:

یہ حدیث صحیح بخاری میں مروی ہے۔[13]

اسنادی حیثیت:

یہ حدیث صحیح بخاری کی روایت ہے، جو عند المحدثین سب سے اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے۔ لہٰذا اس کی صحت قطعی ہے اور فقہی و تفسیری استدلال میں اسے بنیادی ماخذ کا درجہ حاصل ہے۔

آیت سے تعلق:

آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے ایسا اجر بیان فرمایا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس آیت کی ایک حیاتی مثال ہے کہ بندہ اگرچہ بیماری یا سفر کی حالت میں کسی عمل کو ظاہراً بجا نہ لاسکے، لیکن اللہ کی رحمت اس کی سابقہ نیک نیتی کو جاری رکھتی ہے اور اسے بدستور اسی درجے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

تفسیر میں استعمال:

مفسرین نے اس حدیث کو اس آیت کے تحت اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کا اجر صرف ظاہر پر نہیں بلکہ استمرار نیت اور اخلاص پر بھی منحصر ہے۔ اس حدیث میں "سفر" کا بھی ذکر ہے، جو اسلام کے فقہی اصولوں میں اعذار (رخصت) کے دائرہ کار کو وسیع تر بناتا ہے۔

نتیجہ:

یہ حدیث قرآن کی اس آیت کے معانی کو عملی طور پر واضح کرتی ہے کہ مومن کو اس کی ہر حالت میں محرومی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر اس کی نیت، عادت اور اخلاص سلامت ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کا اجر بدستور لکھواتے رہتے ہیں، خواہ وہ وقتی طور پر عمل سے قاصر ہو۔

(4)

آیت:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ"۔[14]

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہے، تو وہ ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس بندے کے وہی نیک اعمال لکھتا رہے جو وہ بیماری سے قبل کرتا تھا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ اُسے شفاعطا فرمائے تو اس کے گناہوں کو دھو دیتا ہے، اور اگر اس کی روح قبض فرمالے تو اُسے معاف کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے۔[15]

تخریج:

یہ روایت امام بغوی نے شرح السنۃ میں نقل کی ہے۔[16]

اسنادی حیثیت

علامہ ہیثمیؒ نے اس روایت کو مجمع الزوائد میں نقل کر کے اس کی سند کو "رجالہ ثقات" کہا ہے اور فرمایا:

"رواه الطبراني، وفيه من لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات"[17]

بعض طرق میں معمولی ضعف ہو سکتا ہے، لیکن مجموعی طور پر معنوی طور پر حسن اور متعدد شواہد کی روشنی میں معتبر ہے۔

آیت سے تعلق

آیت میں "لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ" (ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا) کے وعدۂ الٰہی کی ایک رحمت بھری تفسیر اس حدیث میں موجود ہے۔

گویا مومن بندے کے اعمال صالحہ جسمانی عذر کی حالت میں نہ صرف محفوظ رہتے ہیں بلکہ اُس پر فضل و رحمت میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

تفسیر میں استعمال

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ قرآنِ مجید کا "اجر غیر ممنون" محض عمل کی کمیت پر موقوف نہیں، بلکہ نیت، اخلاص اور ثابت قدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل جاری رہتا ہے۔

یہ حدیث مفسرین کے اس اصول کو تقویت دیتی ہے کہ: "العبرة بالنية والثبات، لا بالفعل الظاهر فقط"

نیز یہ حدیث "البلاء" کو رحمت و تطہیر کا ذریعہ بھی قرار دیتی ہے، جو کہ قرآن کے عمومی مزاجِ رحمت سے ہم آہنگ ہے۔

نتیجہ

یہ حدیث آیت 8 کی روشن تفسیر ہے، جو ایمان اور عملِ صالح پر قائم بندے کی حالتِ بیماری کو بھی نقصان کا سبب نہیں بلکہ اجر و مغفرت کا ذریعہ بناتی ہے۔

یہ روایت ایمان والوں کے لیے تسلی، اللہ کی رحمت کا ثبوت، اور شریعت کے ربانی توازن کا بہترین مظہر ہے۔

(5)

آیت:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ"۔[18]

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب کوئی مسلمان بندہ بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو، تو اس کے لیے وہی نیک عمل لکھا جاتا ہے جو وہ صحت و اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔[19]

تخریج:

مذکورہ روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں، امام طبرانی نے معجم میں اور امام تبریزی نے مشکاۃ المصابیح میں نقل کی ہے۔[20]

اسنادی حیثیت:

یہ حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے، جو کہ عند المحدثین اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

شیخ البانی، شیخ ابن باز اور دیگر محدثین نے بھی اس مفہوم کی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یہ روایت مختلف صحابہ کرامؓ سے متعدد اسانید کے ساتھ مروی ہے، جن میں:

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

حضرت عبداللہ بن قیسؓ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

جس کی وجہ سے یہ مفہوم "متواتر المعنی" کے قریب تر ہے۔

آیت سے تعلق:

آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کا اجر غیر ممنون (یعنی کبھی ختم نہ ہونے والا) ہے۔

یہ حدیث اس وعدے کی زندہ مثال ہے کہ مومن بندے کو بیماری یا سفر کی حالت میں بھی ثواب سے محروم نہیں کیا جاتا۔

یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی فضل و رحمت کا ایک بڑا مظہر ہے۔

تفسیر میں استعمال:

مفسر نے اس حدیث کو آیت 8 کے تحت ذکر کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ شریعت میں نیت اور اخلاص کو عمل سے بھی زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

اس حدیث سے فقہی اصول "العذر بالمرض والسفر" اور "الثواب علی النیۃ والعمل المعتاد" کو تقویت ملتی ہے، جو عبادات، نماز، روزہ اور دیگر اعمال میں رخصت اور اجر کے دوام کی بنیاد بنتا ہے۔

نتیجہ:

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ایمان اور نیک عمل والا بندہ اللہ کی نظر میں ہر حال میں قابلِ اجر ہے۔

چاہے وہ بیماری یا سفر کی حالت میں عمل نہ بھی کر سکے، اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص اور سابقہ عمل کی بنا پر اجر و ثواب جاری رکھتے ہیں۔

یہ آیت اور حدیث ایک ساتھ مل کر مومن کو ثابت قدمی، حسنِ نیت اور رجاء (امید) کی تعلیم دیتی ہیں۔

نتائج(Findings):

- تفسیر مظہری میں حدیث کا استعمال مفسر کے لئے دلیل، تائید، یا ترغیب / ترہیب کے لیے ہوتا ہے۔
- بعض مقامات پر ضعیف یا غیر مرفوع روایات بھی بیان ہوئی ہیں، جنہیں مفسر نے محدثانہ انداز میں ذکر نہیں کیا۔

- تفسیر مظہری میں حدیث کا استعمال عمومی طور پر غیر تعبدی (non-legalistic) پہلوؤں میں ہوتا ہے۔
- حدیث کی صحت وضعف کا مفسر کے ہاں باقاعدہ تنقیدی معیار نہیں، جس کی نشاندہی ضروری ہے۔

تجاویز و سفارشات

- تفسیر مظہری کے حدیثی منہج پر مزید جامع تحقیق کی ضرورت ہے۔
- جدید معیار پر تخریج واسناد کی تحقیق نہایت اہم ہے تاکہ معاصر محققین کو معتمد تفاسیر کے حدیثی معیار کا درست ادراک ہو سکے۔
- اہلِ علم کو چاہیے کہ تفسیری روایات کے بیان میں اسناد کے معیار کو مد نظر رکھیں تاکہ تفسیر و تاویل میں صحت باقی رہے۔

حوالہ جات:(References)

1 ***القرآن،*** 41:1-2

2 بخاری، ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن، ***قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی "تفسیر مظہری" سے سورۃ حم السجدۃ اور سورۃ الشوریٰ کا سلیس اردو ترجمہ و تحقیق و تخریج***، (ایگریکلچر یونیورسٹی پشاور: غیر مطبوعہ ایم مقالہ)، باب دوم، فصل اول، ص22، حوالہ نمبر 3

3 الحاکم، محمد بن عبد اللہ النیسابوری، الاولیٰ، (بیروت: دار الکتب، 1411ھ-1990م)، ***المستدرک***، ج1، ص757، حدیث: 2087

4 البیہقی، احمد ابن الحسین، ***السنن الکبریٰ،*** الثالثہ، (بیروت: دار الکتب، 1423ھ-2003م)، ج10، ص9، حدیث: 20198

5 البیہقی، ***شعب الایمان***، الاولیٰ، (ریاض: مکتبۃ الرشد، 1423ھ-2003م)، ج4، ص104، حدیث: 2249

6 الہیثمی، ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر، ***مجمع الزوائد و منبع الفوائد***، (قاہرہ: مکتبۃ القدسی، 1414ھ-1994م)، ج1، ص169، حدیث: 782

7 ***القرآن،*** 41:8

8 بخاری، ***ایم فل مقالہ***، باب2، فصل1، ص25، ح17

9 البغوی، محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود، ***شرح السنۃ***، الثانیۃ، (بیروت: المکتب الاسلامی، 1403ھ-1983م)، جلد5، ص239-240، حدیث: 1427-1429؛ البغوی، ***معالم التنزیل فی تفسیر القرآن (تفسیر البغوی)***، طبع چہارم، (دار طیبہ للنشر والتوزیع، 1417ھ-199م)، ج7، ص164

10 الہیثمی، ***مجمع الزوائد***، ج2، ص291

11 ***القرآن،*** 41:8

12 بخاری، ***ایم فل مقالہ***، باب2، فصل1، ص25، ح19

13 البخاری، ***الصحیح***، (بیروت: دار ابن کثیر)، جلد3، ص1092، حدیث 2834

14 ***القرآن،*** 41:8

15 بخاری، ***ایم فل مقالہ***، باب2، فصل1، ص25، ح21

16 البغوی، ***شرح السنۃ***، (بیروت: المکتب الاسلامی)، ج5، ص241، حدیث: 1430

17 الہیثمی، ***مجمع الزوائد***، ج2، ص291

18 ***القرآن***، 8:41

19 بخاری، ***ایم فل مقالہ***، باب2، فصل1، ص25، ح22

20 البخاری، أبو عبد الله، محمد بن اسماعیل، ***الجامع الصحیح***، حدیث:2996؛ الطبرانی، ***المعجم الصغیر***، حدیث:1147؛ التبریزی، محمد بن عبد الله، ***مشکاۃ المصابیح***، حدیث:1586